تصریحات

ربیع الاول کا مہینہ آیا اور گذر گیا۔ اس مہینے میں وعظ بھی ہوئے، تقریریں بھی، جلسے بھی ہوئے اور محفلیں بھی، سیرت کانگرس کا انعقاد بھی کیا گیا اور مسجد الحرام کے امام بھی تشریف لائے اور چلے گئے، اسلام کی خدمت کے بلند بانگ دعوے بھی ہوئے اور مسلمانی کے اظہار کے پرشور نعرے بھی، لیکن وائے افسوس کہ اسلام اور سیرت کے عملی نفاذ کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ پاکستانی معاشرہ آج بھی اسی طرح معاصی و جرائم کا گہوارہ بنا ہوا ہے جس طرح ربیع الاول کی آمد سے پیشتر تھا، عزتیں اسی طرح لٹ رہی، آبروئیں اسی طرح پٹ رہی اور ناموس اسی طرح کٹ رہے ہیں جس طرح پہلے لٹتے، پٹتے اور کٹ رہے تھے۔ پاکستان کے باسی آج بھی اسی طرح لرزاں اور ترساں ہیں جس طرح اب سے پیشتر تھے، ان کے مال اور ان کی جانیں اب بھی اسی طرح غیر محفوظ ہیں جس طرح کل تھیں۔ آج بھی سرِ شام عورت تنہا باہر نکلتے ہوئے اسی طرح خطرہ محسوس کرتی ہے جس طرح کل محسوس کرتی تھی۔ آج بھی دن کے اجالوں میں بیگناہ اور معصوم لوگوں کو نشانۂ مشقِ ستم بنایا جاتا ہے جس طرح پہلے بنایا جاتا تھا، اب بھی آزادیٔ اظہار پر اسی طرح پابندیاں عائد ہیں جس طرح پہلے عائد تھیں، آج بھی سچ کہنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کل مشکل تھا۔ اب بھی اندھیرے بکتے اور اجالے فروخت ہوتے ہیں ــــ اور آج بھی شاہی مسجد کے سفید و براق محراب اسی طرح شکن آلود

ہیں جس طرح پہلے تھے ، آج بھی شاہی مسجد کے مینار اسی طرح جھک کے سوال کر رہے ہیں کہ ہمارے دامنوں میں ذلتوں اور رسوائیوں کے یہ داغ کب تک موجود رہیں گے" جس طرح پہلے سوال کرتے تھے —— آج بھی مال روڈ پر ایستادہ تناور درخت اپنی چھاؤں میں اور اپنی پشت پر لٹا ڈھائی جانے والی شراب کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ کیا ابھی اس سرزمین سے اس کے ناپید ہونے کا وقت نہیں آیا ؟

اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اس سلطنت میں سود اس طرح رواں دواں ہے جس طرح جسم میں خون ، اور سیرت کانگرس کے انعقاد کے باوجود جوا اور سٹہ بازی اس طرح جاری ہے کہ گویا اس کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ۔

نہ جانے ہمارے اس مقدس دیس میں یہ منافقت کب تک باقی رہے گی اور دعووں اور عمل میں یہ تضاد کب تک چلے گا اور سیرت اور سیرت کے اپنانے والے کب نمودار ہوں گے ؟

یاد رکھو ! ہمارے یہ دعاوی ، ہمارے یہ نعرے اور عمل کی یہ مخالفت اور کردار کی منافقت کہیں اللہ کے عذاب کو قریب تر نہ کردے ، وما علینا الا البلاغ !